وینٹیلیٹر کے استعمال کی شرعی حیثیت اور جدید فتویٰ کا تنقیدی تجزیہ

Usage of Ventilator and Contemporary Jurisdictions: A Critical Study in Shariah Perspective

Abdul Wahab Hassan Bin Muhammad Asghar Hussain Qureshi

MPhil Scholar, Sheikh Zaid Islamic Center,

University of Karachi, Karachi,

Email: abdulwahabhassan124000@gmail.com

Dr. Syed Aftab Alam

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,

Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi,

Email: aftab.alam@fjwu.edu.pk

ORCID: https://orcid.org/0000-0002-6517-0778

ABSTRACT

There is no doubt that human life is precious. Survival of a human being is the survival of all humanity. Life Saving research have achieved high priority among SDGs. Ventilator provides artificial atmosphere for the save of human life and Islamic shari'a apparently allows to use such life-saving medicines, items, and devices at their ultimate need stage. During COVID-19, there is sheer increase of ventilators usage to save human life which urges many questions related to the usage, occupying, leaving, and donating the ventilators for the saving of human life in shari'a perspective. Second aspect also came into notice that many Islamic jurists gave their Juristic Opinions (Fâtwās) on this issue so critical analysis of these opinions is also need of time to disseminate single view on this topic. In this article, the concerned data was collected through books, articles,

videos and Fâtwās which were critically analyzed on Qurān and Hādith perspective to conclude that at which level, Islamic shari'a permits the usage of ventilators and what is single accumulated opinion of contemporary Islamic Jurists on the topic.

Keywords: Ventilator Usage, Shari'a, Survival of Life, Jurists Opinion, accumulated opinion.

خاکہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی زندگی بیش قیمت ہے اسی لیے اسلامی تعلیمات میں ایک انسانی زندگی کا بچانا ساری انسانیت کو بچانے کے برابر قرار دیاہے۔ آج کے دور میں عالمی سطح پر بھی انسانی زندگی بچانے والی تحقیقات کو پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں اولین اہمیت حاصل ہے۔ وینٹیلیٹر بھی زندگی بچانے والی مشینوں میں سے ایک اہم مشین ہے جو کہ زندگی بچانے کیلیئے مصنوعی ماحول مہیا کرتی ہے اور بظاہر اسلامی شریعہ زندگی بچانے کے ضروری مراحل میں زندگی بچانے والی ادویات، اشیاء اور مشینوں کی اجازت دیتا ہے۔

کوویڈ 19 کے دورانیہ میں وینٹیلیٹر کا استعمال بہت زیادہ حد تک پہنچ چکا ہے جس کو دنیا کے بے شمار علاقوں میں مسلمان بھی استعمال کر رہے ہیں یا مسلمان مریضوں کیلیئے استعمال ہو رہا ہے۔ جس پر بہت سے سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ وینٹیلیٹر کا استعمال، کب اور کس حد تک کیا جائے، کیسے مریض کو ہٹایا یا کس حالت میں ہٹایا جائے، کن وجوہات کی بنا پر مریض کو وینٹیلیٹر پر نہ ڈالا جائے اور کیوں نہ ڈالا جائے، وینٹیلیٹر کا عطیہ اور مریض سے اس کے اخراجات یا فوت شدہ مریض کے لواحقین سے اخراجات کا وصول کرنا جیسے خالصتاً طبی اور معاشی سوالات کے دینی پہلو پر اسلامی شریعہ کیا کہتا ہے۔ اسی طرح بے شمار مفتیان نے جو فتویٰ اس ضمن میں دیے ہیں ان کا تجزیہ اور تحقیق کر کے ایک کلی رائے واضح کی جائے۔

اس مقالہ میں مواد کتابوں، رسائل، دینی مخطوطہ جات، جدید ذرائع علم اور مدارس کے علماء و مفتیان کی تحریروں سے اکٹھا کیا گیا ہے اور ان فتویٰ کو قرآن و سنہ کے تناظر میں تجزیہ کرتے ہوئے پیش کیا گیا ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلامی شریعہ وینٹیلیٹر کا استعمال کی اجازت دیتا ہے اور انسانی زندگی کی قدر کو بڑھاتا ہے۔

ابتدائیہ

اس میں کوئی شک نہیں انسان کی زندگی بہت قیمتی ہے یہاں تک کہ انسانی زندگی کی بقاء ہی تمام انسان اور کائنات کی بقاء ہے اور ایک انسان کی زندگی بچانے کو تمام انسانیت کی بقاء قرار دیا گیا ہے۔

آسمانی عقائد کے مطابق اللہ تعالی نے انسانی زندگی کا سلسلہ کچھ اس طرح رکھا ہے کہ پہلے وہ ارواحِ عالم میں ہوتا ہے [1] اس کے بعد اپنے ماں باپ کے ملاپ کے بعد مادر بطن میں آتا ہے [2]، مکمل جسمانی تقویم کے بعد وہ دنیا میں بغیر زمین کے علم کے پیدا ہوتا ہے۔ پھر علم حاصل کر کے زمینی زندگی کو فائدہ بخش یا نقصان دہ بناتا ہے اور پھر زمینی جسم کو چھوڑ کر منتقل ہو جاتا ہے عالمِ برزخ کی طرف۔ پھر زمینی اعمال کی بنا پر اچھا یا برا بدلہ کی بنا پر اگلی زندگی گزارتا ہے۔

اس دنیاوی زندگی میں انسان اپنے برے اعمال کی جزا میں کچھ بیماری بھی حاصل کرتا ہے۔ ان بیماریوں کیلئے انسان نے اپنے علم کی بنیاد پر مختلف بیماریوں اور ان کے مدارج کے لیے مختلف علاج اور تکنیکی صلاحیتیں ایجاد کر لی ہیں جن کا بنیادی مقصد انسانی جان کو بچانا ہے۔ اسی جان بچانے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ میں وینٹیلیٹر (ventilator) کا استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ اس مقالہ میں جان بچانے کیلئے وینٹیلیٹر کے استعمال کے مختلف مدارج اور ان پر شرعی احکام بذریعہ فتویٰ پر بحث کر کے ایک منضبط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تعارف

عقائد سماویا کے مطابق اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرمایا اور تعلیمات آسمانی بذریعہ انبیاء ہر انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کرنے اور ایک دوسرے کے کام آنے کا حکم دیا۔ اسی طرح انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ایک دوسرے کے کام آنا ہے جس کو دوسرے الفاظ میں خدمتِ خلق کہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالی کا فرمانِ مبارک ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [3]۔ ترجمہ: اور ہم نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت (اصولوں پر چلنے) کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (604ھ) اپنی مایہ ناز تصنیف مفاتیح الغیب المعروف تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں: "ما العبادة التى خلق الجن و الانس لها؟ قلنا : التعظيم لامر الله و الشفقة على خلق اللهفان هذين النوعين لم يخل شرع منهما" [4]۔

ترجمہ: وہ کون سی عبادت ہے جس کے لئے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا گیا ہے؟ سو ہم کہیں گے کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی تعظیم اور دوسرا مخلوقِ خدا پر شفقت کرنا ہے، پس یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی بھی شریعت ان دونوں سے خالی نہیں ہے۔

قران پاک کی تیس فیصد آیات خدمتِ خلق کو بیان کرتی ہیں اور حکم دیتی ہے کہ ایک دوسرے کے کام آؤ، اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: " خيرالناس انفعهم الناس "[5]- ترجمہ: لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والا ہے۔

خدمتِ خلق کی تلقین اور جنت کی بشارت اور جہنم سے بری ہونے کے متعلق کئی احادیث مبارکہ صحاح ستہ میں موجود ہیں جن میں انسانی جان کو اس قدر قیمتی گردانہ گیا ہے کہ اللہ تعالی نے ایک انسان کی جان بچانے کو یا تمام انسانیت کی جان بچانے کے برابر قراد دیا ہے چنانچہ اللہ تعالی کا فرمانِ مبارک ہے۔ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾[6]۔ ترجمہ: جس نے (ایک) انسانی جان کو بچایا گویا اُس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر "تفسیر ابنِ کثیر" میں امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں: "ومن احياها اى انجاها من غرق اوحرق او هلكة "[7]- ترجمہ: انسانی جان کو بچانا یعنی اس کو غرق ہونے سے یا آگ میں جلنے سے یا کسی بھی مُہلک چیز سے بچانا ہے۔

درج بالا آیاتِ قرآنیہ اور ان کی تفاسیر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انسانی جان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے۔ اس سے یہ واضع نس ملتی ہے کہ زندگی بچانے کا طریقہ جو بھی ہو یا کوئی بھی آلہ استعمال کیا جائے اگر وہ انسان کی جان بچالے یا بچانے میں مددگار ہو تو وہ اس فضیلت میں شامل ہو گا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص بیماری کے ایسے مرحلہ میں پہنچ جاتا ہے جس کے لئے اس کی زندگی بچانے کے لئے وینٹیلیٹر کی ضرورت پڑتی ہے تو وہاں وینٹیلیٹر کا استعمال کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ فرض کے درجے میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ انسان کی جان بچانا فرض ہے تو جو چیز بذاتِ خود فرض ہو تو اس کے کرنے میں جو چیز معاون ہو وہ بھی فرض ہو گی۔ اگر بچانے والا کام کرنے یا آلہ استعمال کرنے سے جان بچنے کا صرف ظن ہی غالب ہو تو بھی وہ کام کرنا یا آلہ استعمال کرنا نہ استعمال کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[8]۔ ترجمہ: اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

اسی طرح " دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی " کے فتویٰ نمبر 61241 میں مرقوم ہے "البتہ وہ بیماریاں جو سنگین نوعیت کی ہوں، اور جن میں علاج کا مفید ہونا ظنِ غالب کے درجہ تک پہنچ چکا ہے بعض علماء ان بیماریوں کے علاج کو واجب قرار دیتے ہیں اس لئے ان بیماریوں کے علاج میں اختیاری طور پر لاپرواہی وغفلت سے کام لینا ان علماء کے قول پر جائز نہیں ہوگا۔ اس فتویٰ سے واضح ہوجاتا ہے کہ انسانی جان بچانا فرض ہے اور اسی طرح انسان کا خود اپنی جان بچانا بھی فرض ہے۔ یہاں تک کہ جان بچانے کے لئے حرام وممنوع چیز کا صرف ضرورت علاج کی حد تک کھانا بھی مباح ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[9]۔

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور گلا گھٹنے والا جانور اور جسے چوٹ لگی ہو اور جو گرا ہو اور جسے سینگ لگا ہو اور جسے درندوں نے کھایا ہو مگر جو تم ذبح کر چکے ہو اور جو تھانوں میں ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ جو تم تیروں سے قسمت معلوم کرتے ہو، یہ فسق ہے آج وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تمہارے دین سے مایوس ہوگئے تو تم اُن سے مت ڈرو، آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کر لیا پھر جو شخص کسی صورت میں مجبور کر دیا گیا اس حال میں کہ کسی گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو بے شک اللہ بڑے بخشنے والے، نہایت رحم کرنے والے ہیں۔

درج بالا آیت میں حرام چیز کو بھی حالتِ اضطرار میں کھانے کی اجازت دے دی گئی ہے جبکہ انسانی جان بچانے کیلئے وینٹیلیٹر کا استعمال تو ایک حلال عمل ہے۔ اب اس کے استعمال کی حد کیا ہے؟ اس کا استعمال کس حد پر ممنوع ہے یا نہیں؟ کب تک اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ اور کب اور کن حالات میں اس سے مریض کو ہٹایا جائے؟ اس مقالہ میں اس بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔

موضوع کی اہمیت

موضوع کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں انسانیت کی بقاء ہے اور انسانیت کی بقاء کے سلسلے میں کئی آیاتِ قرآنیہ اور احادیث وارد ہوئی ہیں، جیسے چور کے ہاتھ کاٹنا، رجم کی سزا، تہمت باندھنے پر کوڑے کی سزا وغیرہ، یہ سب انسانیت کی بقاء کے لئے ہی ہیں۔ انسانی زندگی کو بچانے کے لیے علاج ومعالجہ کرنے کیلئے مختلف

طریقوں کو اپنانا، آج کے دور کا ایک اہم ترین موضوع ہے اور جدید دور میں خصوصا کورونا وائرس کے علاج کے دوران وینٹیلیٹر کا بہت زیادہ استعمال ہونے کا شرعی پہلو واضع کرنا ایک اہم موضوع ہے۔

تحقیقی سوالات

1۔ کیاانسانی زندگی کو بچانے کیلئے وینٹیلیٹر کا استعمال اسلامی شرعیہ کے مطابق درست ہے؟

2۔ اسلامی شرعیہ کے مطابق کب، کس طرح اور کس وقت تک مریض کو وینٹیلیٹر میں رکھنا درست ہے؟

3۔ اسلامی علماء کے فتویٰ کے مطابق ایک متفقہ شرعی جائزہ برائے استعمال وینٹیلیٹر کیا ہے؟

تحقیقی مدارج

1۔ انسانی جان کی اہمیت

2۔ علاج کروانے کی شرعی حیثیت

3۔ علاج نہ کروانے والے کے بارے میں علماء کے اقوال

4۔ وینٹیلیٹر کیا ہے؟

5۔ فتویٰ کے مطابق وینٹیلیٹر کے استعمال کی شرعی حیثیت

6۔ فتویٰ کے مطابق وینٹیلیٹر میں مریض کو کب رکھا جائے؟

7۔ فتویٰ کے مطابق وینٹیلیٹر سے مریض کو کب ہٹایا جائے؟

8۔ فتویٰ کے مطابق وینٹیلیٹر اگر موت سے پہلے ہٹا دیا تو اس کا حکم کیا ہے۔

9۔ وینٹیلیٹر کے استعمال پر موجودہ دور میں ایک منضبط شرعی بیانیہ۔

سابقہ کام کا جائزہ

انسانی جان کی اہمیت

اللہ نے انسان کی جان کو بہت قیمتی بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًاۚ][10]۔

ترجمہ: جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (بغیر کسی حق کے) یا زمین میں فساد (کو روکنے کے علاوہ) تو گویا اُس نے تمام انساینت کو قتل کر دیا اور جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اُس نے تمام انسانیت کی جان بچائی۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفے ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبۃ، ویقول ما اطیبک واطیب ریحک، مااعظمک واعظم حرمتک، والذی نفس محمد بیدہ، لحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمۃ منک مالہ ودمہ وان نظن بہ خیرا"[11]۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ یہ فرمارہے تھے کہ (اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے، تیری کیا عظمت ہے اور تیری حرمت بھی بہت زیادہ ہے، (مگر) مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں (میں) محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ مؤمن کے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے کہیں زیادہ ہے اور ہمیں مؤمن کے ساتھ اچھا گُمان رکھنا چاہئے۔

علاج کروانے کی شرعی حیثیت

حضرت اُسامہ بن شریک سے مروی ایک حدیث شریف ہے کہ
"قالت الاعراب یا رسول اللہ الا نتداوی قال نعم یا عبا د اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء او قال دواء الا داء واحدا قالوا یارسول و ما ھو ؟ قال الھرم"[12]۔

ترجمہ: ایک اعرابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! کیا ہم علاج کرواسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، اللہ کے بندو! علاج کرواؤ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی شفاء رکھی ہے۔ مگر ایک بیماری کے سوا ، اس نے پوچھا ،اے اللہ کے رسول ﷺ ! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا۔

اس حدیث شریف سے علاج کروانے کا ثبوت بطریقہ امر کے صیغہ سے واضح ہورہا ہے۔ علاج کروانے کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

1۔ علاج کروانا جائز نہیں ہے، یہ قول غلو کرنے والے صوفیوں کا ہے[13]۔

2۔ علاج کروانا مباح ہے، یہ احناف کا مذہب ہے[14] اور موالی کا مذہب ہے[15]۔

3۔ علاج کروانا مستحب ہے، یہ شوافع رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے[16]، اور حنابلہ میں سے اس کو قاضی، رحمۃ اللہ علیہ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے[17]۔

اس کو وزیر ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ "الافصاح" میں اختیار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اور وجوب کے قریب ہے۔

4۔ علاج کروانا مباح ہے اور اس کا ترک کرنا اللہ پر توکل کرتے ہوئے اولیٰ ہے اور یہ حنابلہ کا مذہب ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول ہے[18]۔

5۔ علاج کروانا واجب ہے، یہ شوافع و حنابلہ کی ایک جماعت کا مذہب ہے[19]۔

یہ پانچ اقوال علاج کروانے کے بارے میں ہیں، جس میں پہلے قول کے علاوہ سب میں اس کی مشروعیت ثابت ہے بلکہ ایک قول تو اس کے واجب ہونے کا بھی منقول ہے۔

علاج نہ کروانے پر شرعی حالتیں

اس بارے میں مجمع الفقہ الاسلامی جدہ 1412ھ کی عبارت کے ترجمہ کو درج کیا جا سکتا ہے کہ احوال اور اشخاص کے مختلف ہونے کی وجہ سے علاج کروانے کا حکم مختلف ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا اور اس کے نتیجے میں اس کی جان جانے کا خطرہ ہے یا اس کا کوئی عضو ختم ہو جانے کا خطرہ ہے یا کسی عضو سے ناقص ہو جانے کا اندیشہ ہو یا اس مرض کی تکلیف دوسرے شخص میں منتقل ہو سکتی ہو جیسے متعدی امراض ہیں تو اس شخص پر علاج کروانا واجب ہے۔ اور اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا اور اس کے نتیجے میں اس کا بدن کمزور ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے لئے علاج کروانا مستحب ہے۔ اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا اور اس کے نتیجے میں مذکورہ بالا دونوں حالتوں میں سے کوئی حالت نہیں ہوتی تو ایسے شخص کے لئے علاج کروانا مباح ہے۔ اگر کوئی شخص علاج نہیں کرواتا اور علاج کروانے کی صورت میں (وہ دوا اس کو مفید نہ ہو اور وہ) اس کے مرض کی شدت کو بڑھا رہی ہو تو ایسے شخص کے لئے علاج کروانا مکروہ ہے[20]۔

وینٹیلیٹر

وینٹیلیٹر ایک ایسا طبی آلہ ہے جس کے ذریعہ قابل تنفس، ہوا کو پھیپڑوں کے اندر اور باہر حرکت دے کر سانس یا تنفس کا عمل جاری رکھا جاتا ہے، اسی سانس اور تنفس کی مناسبت سے اس کو آلہ متنفسہ کہا جاتا ہے اور انگریزی زبان میں وینٹیلیٹر کہتے ہیں[21]. یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیے کہ خارجی آلات کے ذریعے تنفس کے اندرونی عضو کے افعال کو انجام دینے کی ایک صورت "مصنوعی آلہ تنفس" کی ہے جس کو وینٹیلیٹر کہتے ہیں۔[22]

وینٹیلیٹر ایسے مریض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو خود سانس نہیں لے سکتا ہے، اس کو E. T. Tube کے ذریعہ سے سانس دی جاتی ہے، اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خارج کیا جاتا ہے اور پھیپڑوں میں موجود پانی کو بھی نکالا

جاتا ہے اور وینٹیلیٹر کے ذریعہ سے پھیپڑوں کے اندر دباؤ کو برقرار رکھا جاسکتا ہے تاکہ پھیپھڑے پچک نہ جائیں اور اس کے ذریعہ سے مریض کو ادویات بھی دی جاتی ہیں۔

وینٹیلیٹر کی ایجاد

مکینیکل وینٹیلیشن کی تاریخ مختلف ورژنوں سے شروع ہوتی ہے جسے آئرن پھیپھڑا کہا جاتا تھا، جو کہ 1928 میں "ڈرنکر ریسپائریٹر" کے متعارف ہونے کے بعد بیسویں صدی کی پولیو کی وبا کے دوران بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والے غیر حملہ آور منفی دباؤ والے وینٹی لیٹر کی ایک شکل ہے۔ 1931 میں جان ہیون ایمرسن [23] کی طرف سے اور 1937 میں بوتھ ریسپیریٹر غیر حملہ آور وینٹی لیٹرز کی دوسری شکلیں، جو پولیو کے مریضوں کے لیے بھی بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں، ان میں بائفاسک کیویراس وینٹیلیشن، راکنگ بیڈ، اور ابتدائی مثبت دباؤ والی مشینیں بھی شامل ہیں۔

1949 میں، جان ہیون ایمرسن نے ہارورڈ یونیورسٹی میں اینستھیزیا ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے اینستھیزیا کے لیے ایک مکینیکل اسسٹ پچر تیار کیا۔ 1950 کی دہائی کے دوران اینستھیزیا اور انتہائی نگہداشت میں مکینیکل وینٹی لیٹرز کا تیزی سے استعمال ہونا شروع ہوا۔ ان کو پولیو کے مریضوں کے علاج اور اینستھیزیا کے دوران پٹھوں میں آرام دینے والی ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے حوصلہ افزائی ملی۔ آرام دہ دوائیاں مریض کو مفلوج کر دیتی ہیں اور سرجن کے لیے آپریٹنگ حالات کو بہتر بناتی ہیں بلکہ سانس کے پٹھوں کو بھی مفلوج کر دیتی ہیں۔ 1953 میں Bjørn Aage Ibsen نے قائم کیا گیا جو کہ دنیا کا پہلا میڈیکل / سرجیکل ICU بن گیا جس میں پٹھوں کو آرام دینے والے اور کنٹرول وینٹیلیشن کا استعمال کیا گیا[24]۔

وینٹیلیٹر کا استعمال

وینٹیلیٹر عام طور پر ہر اس مریض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو مریض خود سانس نہیں لے سکتا ہے یا وہ بیماری جو پھیپڑوں کو متاثر کرے جیسے پھیپھڑوں کا کینسر، نمونیا، ٹی بی یا وہ بیماریاں جو براہ راست یا بالواسطہ پھیپھڑوں کو متاثر کریں ان مریضوں کے لئے وینٹیلیٹر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے اگر کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا اور پسلیوں نے پھیپھڑوں کو نقصان پہنچادیا ہے اور مریض خود سانس نہیں لے سکتا ہو تو ان مریضوں کے لئے وینٹیلیٹر کا استعمال کیا جاتا ہے۔

وینٹیلیٹر I.C.U (شعبہ انتہائی نگہداشت) میں استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کا استعمال بہت ہی کم ہوتا ہے، وینٹیلیٹر کے ذریعہ سے ABG (شریانوں میں خون گیس) کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے خون میں آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے توازن کو دیکھا جاتا ہے جو پھیپڑوں کو اچھی طرح کام کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

وینٹیلیٹر کے استعمال پر فتویٰ

1۔ فتوی نمبر 143909201538 : دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

اس میں وینٹیلیٹر کو ہٹانے کی دو وجہ بیان کی گئی ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر مریض کی دماغی موت کا اظہار کر چکے ہیں تو وینٹیلیٹر ہٹا سکتے ہیں اور دوسری وجہ یہ بتائی ہے کہ مریض کے ورثاء وینٹیلیٹر کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتے ہو اور کوئی ذریعہ بھی نہ ہو تو وینٹیلیٹر ہٹا سکتے ہیں[25]۔

2۔ فتوی نمبر 100060- منجاب دارالافتاء الاخلاص، کراچی۔

اس فتویٰ میں ایک سوال کے جواب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ وینٹیلیٹر کا استعمال شرعاً کوئی ضروری نہیں ہے، بالخصوص جبکہ وینٹی لیٹر مشین کے اخراجات برداشت کرنا مشکل ہو یا اس علاج سے نفع کی کوئی امید نہ ہو تو وینٹیلیٹر کا ہٹانا جائز ہے[26]۔

3۔ فتویٰ منجاب دارالافتاء والإرشاد، مجلس البرکہ (کولابہ، ممبئی) مؤرخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۹ ہجری۔

اس فتویٰ میں مفتی جنید بن محمد پالنپوری نے سب پہلے وینٹیلیٹر کے بارے میں بتایا ہے، پھر عوام الناس میں وینٹیلیٹر کے بارے میں غلط بات کی نشاندہی کی ہے اور بیان کیا ہے کہ اگر ڈاکٹر کے مطابق وینٹیلیٹر کے استعمال سے مریض شفایاب ہوسکتا ہے تو اس کو لگائے رکھنا چاہیئے تا آنکہ مریض صحت مند ہو جائے اور اگر ڈاکٹر کے مطابق وینٹیلیٹر کے استعمال سے بھی صحت یابی کے امکانات نہ ہوں تو مریض کو گھر میں لے جانا چاہیئے[27]۔

4۔ دسمبر 2017ء میں ایک سوال کے جواب میں وینٹیلیٹر کے استعمال کا شرعی حکم کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مریض کے جان بچنے کی امید ہو اور ورثاء وینٹیلیٹر کے اخراجات کے متحمل ہوں تو اس کا ترک کرنا درست نہیں ہے، بصورتِ دیگر وینٹیلیٹر کے استعمال کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

5۔ اسی طرح فتویٰ منجانب " اللجنة الدائمة للفتوى " 1423ھ میں ایک سوال کے جواب دیا گیا کہ علماءِ کبار کے پاس 6/4/1419ھ کو وینٹیلیٹر کے بارے میں مسئلہ آیا تو جواب یہ دیا کہ جب تین یا تین سے زیادہ ڈاکٹر اس بات کا قرار کرلیں کہ اس کی دماغی موت واقع ہوگئی ہے اور اس کی صحتیابی کے امکانات نہیں ہے تو وینٹیلیٹر کو ہٹایا

جاسکتا ہے مگر وینٹیلیٹر کو صرف موت کے علم ہو جانے سے ہٹانا جائز نہیں ہے یہاں تک کہ اس کی ایسی ظاہری علامات جو اس کی موت کو بتلاتی ہو معلوم نہ ہو جائے[28]۔

6۔ " مجلة مجمع الفقه الاسلامي لتابع لمنظمة المؤتمر الاسلامي بجدة" جلد3 صفحہ نمبر145 سے180 تک ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ ابو زید نے فتویٰ دیا ہے کہ موت کی حقیقت اطباء اور فقہاء کے نزدیک کیا ہے؟ پھر اُس کے بعد وینٹیلیٹر کے بارے میں تین صورتیں بیان کی ہے پھر اس کے بعد اختلافی صورت کو فقہاءِ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

7۔ اسی طرح " طب و اعلام و قضايا معاصرة "میں"قضايا طبية " کے تحت ایک سوال اس عنوان کے تحت تحریر ہے" حكم رفع الاجهزة عن الطفل الصغير المبتلیٰ بامراض كثيرة و لا يتنفس الا بالجهاز" کہ تین یا تین سے زیادہ ڈاکٹر اگر دماغی موت کی تصدیق کر دیں کہ دل وسانس دونوں حرکت کرنا بند کر چکے ہیں تو وینٹیلیٹر سے مریض کو نکالنا جائز ہو گا[29]۔

وینٹیلیٹر کے استعمال کی شرعی حالتیں

وینٹیلیٹر علاج کا ایک آلہ ہے جو آخری مراحلِ علاج میں استعمال کیا جاتا ہے یا انتہائی نگہداشت علاج کے مرحلے میں استعمال ہوتا ہے، لہٰذا درج بالا قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ کے تجزیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وینٹیلیٹر کا استعمال جان بچانے کے مقصد کے تحت شرعاً جائز ہے۔

دوسری صورت حال میں درج بالا فتویٰ کے تجزیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر جان جانے کا اندیشہ ہو اور وینٹیلیٹر کے استعمال سے جان بچنے کا ظنِ غالب یا وینٹیلیٹر کے استعمال نہ کرنے سے جان جانے کا اندیشہ ہو تو اس کا استعمال شرعاً واجب کی حالت اختیار جائے گا۔ اسی ضمن میں حدیث شریف میں بھی درج ہے کہ

عن جابر ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، انه قال: " لكل داء دواء فإذا اصيب دواء الداء برا بإذن الله عز وجل."[30]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔" اس حدیث میں دوا کا تعلق ہر اس طریقہ، مادہ یا آلہ سے ہے جس سے اس مرض کا علاج ممکن ہو یا جان بچانے کا کم از کم غالب ظن موجود ہو تو فرمان نبی اکرم ﷺ کے مطابق شفا ہو جاتی ہے یعنی اس دوا یا طریقہ کا استعمال ضرور کرنا ہے یہ الفاظ وجوب کی طرف اشارہ ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جان بچانے کے ظن پر دوا کا استعمال واجب ہو جاتا ہے۔

امام شاطبی • (م۷۹۰ھ) فرماتے ہیں "شریعتِ اسلامیہ کے مجموعی مطالعے سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ انسان کو لاحق ہونے والی مشقت کو ہٹانے اور شریعت میں جائز قرار دی جانے والی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت کو محفوظ رکھنے کی غرض سے موذیات اور مؤلمات کا علاج مطلقاً جائز ہے بلکہ کسی موذی اور مؤلم و با سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات کرنے کی بھی شرع میں اجازت ہے۔ اگرچہ وہ ابھی واقع نہ بھی ہوئی ہو، تاکہ انسان کی تخلیق کے مقصد کی تکمیل ہو، اور اس کی طرف پُرخلوص توجہ کی تکمیل کی نگہداشت ہو اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت عافیت کے شکریہ کا فریضہ ادا ہو، مثلاً موسم سرما یا گرما کے آنے سے قبل اور بھوک یا پیاس لگنے سے پہلے اُن کے تکلیف دہ اثرات سے بچنے کی تدابیر کرنا اور بیماریوں کے پھیلنے سے قبل حفاظتی اقدامات کرنا او رہر موذی چیز سے بچاؤ کا سامان کرنا اور اس دنیا میں سعادت مند زندگی بسر کرنے کی غرض سے متوقع نقصان دہ چیزوں سے بچنے اور متوقع نفع مند چیزوں کے حصول کے اقدامات کرنا۔"[31]

وینٹیلیٹر پر مریض کا لٹانا

وینٹیلیٹر کیونکہ علاج میں استعمال ہونے والا ایک آلہ یا ایک طریقہ علاج ہے اس لیے اس میں وہی حکم ہو گا جو علاج کروانے کا ہے، لہٰذا اگر وینٹیلیٹر کے استعمال سے جان بچنے کا اندیشہ قوی ہو تو اس کا استعمال واجب ہو گا ورنہ عام حالات میں جس طرح علاج کرنا مروج ہے وہی مسنون و مستحب ہو گا۔

وینٹیلیٹر سے مریض کو اٹھانا

درج بالا فتویٰ سے ثابت ہے کہ وینٹیلیٹر سے مریض کو اس وقت ہٹانا جائز ہے جب مریض کا دل اور سانس اس طرح رُک جائے کہ ماہرین اطباء یہ بتائیں کہ اب واپسی کی کوئی صورت نہیں ہے تو وینٹیلیٹر کا ہٹانا جائز ہے۔ لیکن اگر موت واقع نہ ہوئی ہو اور جان بچنے کا اندیشہ ہو تو وینٹیلیٹر سے مریض کو ہٹانا جائز نہیں ہو گا[32]۔

موت سے پہلے مریض کو وینٹیلیٹر سے ہٹانے کا حکم

فتویٰ کے تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر مریض کو موت کی یقینی تصدیق ہونے سے پہلے وینٹیلیٹر سے ہٹالیا جائے تو ایسا کرنا شرعاً درست نہیں ہے، چنانچہ علامہ بہوتی رحمۃ اللہ علیہ " کشاف القناع " میں فرماتے ہیں کہ:
"ولا يجوز قتلها) اى البهيمة (ولا ذبحها للاراحة) لانها مال ما دامت حية و ذبحها اتلاف لها وقد نهى عن اتلاف المال (كالآدمى المتالم بالامراض الصعبة) او المصلوب بنحو حديد لانه معصوم مادام حيا"[33]۔

ترجمہ: اور جانور کا قتل کرنا اور راحت کے لئے اس کا ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ جب تک وہ زندہ ہے وہ مال (متقوم) ہے اور اس کا بغیر صحیح استعمال کی حاجت کے ذبح کرنا مال کا ضائع کرنا ہے اور مال کے ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ کسی سخت تکلیف میں مبتلا شخص یا لوہے جیسے آلہ سے سولی دیا ہوا کو تکلیف سے نجات دلانا افضل ہے کیونکہ وہ جب تک زندہ ہے معصوم ہے۔مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جب تک انسان زندہ ہے اور موت یقینی طور پر واقع نہیں ہوئی ہے وہ معصوم ہے اور اُس کی جان بچانا فرض وواجب ہے۔

نتائج

مقالہ کے حاصل شدہ مواد سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی جان بچانے کے ذرائع میں ایک وینٹیلیٹر ہے اس لیے اس کا استعمال کرنا واجب ہے اور واجب کے ترک کرنے سے انسان گناہ گار ہوتا ہے لہذا حتی الامکان انسان کی جان بچانے کے اس طریقہ کو اپنانا درست ہے ۔کچھ حالتوں میں کسی ڈاکٹر کے صرف یہ کہنے پر کہ مریض چند گھنٹوں بعد مر جائے گا تو مریض کو وینٹیلیٹر سے نکال دیا جاتا ہے اور مالی منفعت کیلئے وینٹیلیٹر کا استعمال جب کہ مریض کیلئے ضروری نہ ہو نہیں کرنا چاہیے۔فتویٰ کے تجزیہ سے نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔

سفارشات

1: دور جدید کے طبی مسائل اور ان کا شرعی حل کے موضوع پر تعلیمی اداروں میں پروگرام کا انعقاد کرنا بہتر ہے۔

2: وینٹیلیٹر اور دیگر طبی مشینریز، آلات وغیرہ پر حکومت ٹیکسز کو رعایت دے تاکہ انسانی جان کو بچانے کے بہتر مواقع موجود ہوں۔

نوٹ: تحقیق منجانب مقالہ نگار نمبر 1 اور تدوین واضافہ ورابطہ برائے اشاعت منجانب مقالہ نگار 2

Reference

[1] Surah al-Nisā 4:1

[2] Surah al-Momin, 69-76

[3] Surah al-Zurriyat, 56

[4] Imam Fākhr ud Din Rāzi, *Māfāteh ul Ghaib, (*Beruit: Lābnan, Darul Fikar, 1041), p. 233, Vol, 28

[5] Abu ul Qāsim Tibrāni, *Al-Maejm ul Wast,* (Qāhirah: Greece, Dar ul Hārmain, n.d) p.58, Vol. 6

[6] Surah al-Māeda, 32

[7] Allama Ibn e Kāthir, *Tafseer Ibn e Kāthir,* (Riaz: Saudi Arabia, Dar ul Tayyabāh, 1420) p.93, Vol 3

[8] Surah al-Bāqarah, 195

[9] Surah al-Māedah, 3

[10] Surah Al-Māedah, 32

[11] Imam Ibn e Mājah, *Sunnan Ibn e Mājah,* (Qahirah: Greece, Darul Ahya, ul Kutab ul Arbia, n.d.) p.297, Vol 2

[12] Imam Tirmadi, *Sunnan Ibn e Tirmadi,* (Baruit: Labnan, Darul Gharb ul Islami, 1998) p.451, Vol 3

[13] Hafiz Aāraqi, *Tarah ul Tarteeb fi Sharah ul Taqreeb,* (Baruit: Labnan, Dar ul Ahya ul Tarath ul Arabiah, n.d.), p. 184,

[14] Alama Zailae, *Tābbiyeen al Hāqaiq Shariah fi Kanzûl Daqaiq,* (Greece: Al Matbae ul Ameeraya ul Kubra, 1314), p. 32, Vol 6

[15] Allama Ibn e Abdulbar, *Kitab ul Kafi fi Fiqah le Ahlul Madinah wal Makkiyah,* (Riaz: Saudi Arabia, Maktaba aul Riaz ul Hadith, 1398) p. 1142, Vol 2

[16] Imam Novi, *Sharah al Novi Ala Sahih Muslim,* p. 191: 14

[17] Alama Ibn e Qadamā, *Al Insaf Mae ul Sharah ul Kabir,* (Dar ul Hajar, 1415), p. 35

[18] Alama Bahooti, *Kāshāf ul Qnae,* (Beruit: Labnan, Dar ul Fikar, 1402) p. 76, Vol 2

[19] Muhammad Bin Maflāh Hunbli, *al Adāb ul Shariāh,* (Beruit: Labnan, Mosaet ul Risalat, 1416) p. 335, Vol 2

[20] Allamā Jaish bin Abdullah, *Majma ul Fiqah ul Islāmi,* (Riaz: Saudi Arabia, Motamrat ul Sabe, 1412), p. 241

[21]https://www.webmd.com/lung/coronavirus-ventilators

[22]http://www.suffahpk.com/dawai-k-baadd-ya-shafi-ya-kafi-kehna/

[23] *Geddes, LA (2007). "The history of artificial respiration". IEEE Engineering in Medicine and Biology Magazine.* ***26*** *(6): 38–1.*

[24] P. G. Berthelsen; M. Cronqvist (2003). "The first intensive care unit in the world: Copenhagen 1953". *Acta Anaesthesiologica Scandinavica*. **47** (10): 1190–1195.

[25] Allama Muhammad Yousuf Banûri, *Fatawah e Banûri,* (Karachi, Dar ul Aftah, 2014) Fatwah No. 143909201538

[26] Ibid, Fatwah No. 100060

[27] Majlis e Barkah, *Fatawāh,* (Kobala: Mumbai, Dar ul Aftah wal Irshad, 1439h) No. 352155

[28] Al Jannat ul Daima ul Fatawah, (Kobala: Mumbai, Dar ul Aftāh wal Irshad, 1439h) No. 342423

[29] Allama Urshavi, *Tib w Aelām w Qadaya*, (Mumbai, Dar ul Kutab, 1436h), No. 88325 ء

[30] Imam Muslim, *Sahih Mûslim*, chapter al-Salam, Hadith 5741

[31] Imam Shatbi, *al Moafqaat fi Asûl ul Shariah,* chapter Al-Ahkam ul Almia, (Beruit: Labnan, Darul Marifat, 1501), p. 426

[32] Please see: Qara ul Majlis ul Fiqah ul Tabe ul Rabita ul Islami, 1408, 24/2

[33] Allama Bahûti, *Kashāf ul Qane an Matan ul Qane,* (Beruit: Labnan, Dar ul Kutab ul Almia, 1432), p. 495, Vol 5